السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مصارف زکوۃ کے بارے میں آیا اس میں ایسا مدرسہ جس میں تعلیم قرآن و حدیث ہوتی ہے اور اکثر اطفال مساکین تحصیل عام میں مشغول ہیں اوران کے اکل و شرب و کتب و لباس کی خبر ذریعہ مہتمم لی جاتی ہے داخل ہے یا نہیں اور ملک زکوۃ اس مدرسہ میں زکوۃ خرچ کر سکتے ہیں یا نہیں بینوا جروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

غریب اور مسکین طلبہ بلا شبہ مصرف زکوۃ میں ایسے مدرسہ میں ملک زکوۃ، زکوۃ خرچ کر سکتے ہیں چاہیں خود آپ بلا واسطہ مہتمم کے ان طلبہ کو دیں یا بواسطہ مہتمم کے ان کو دیں اور مہتمم کو اس امر کی ہدایت کر دیں کہ یہ زکوۃ کا روپیہ ہے اس کو صرف غریب و مسکین طلبہ پر خرچ کریں واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب کتبہ محمد الرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ۔ (سید محمد نذیر حسین)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی نذیریہ

جلد: 2، کتاب الزکوٰۃ والصدقات: صفحہ: 89

محدث فتویٰ